

جدالِ احسن کا تعلق ہے، سو اسی کا ایک پہلو اپنے مطالعہ کتاب و سنت کی روشنی میں سائل کو بتایا۔ یعنی دوسروں کو کوئی بات کہنا یا بتانا درست، مگر یہ طرزِ فکر کہ مخاطب سے لازماً متوا کے چھوڑنا ہے اور اس پر ضرور اسے ٹھونسنا ہے، اس سے سارا کلام اور جدالِ غلط راستے پر پڑ جائے گا۔ جدالِ احسن کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مخاطب کے سامنے دلائل و شواہد کی شکل میں غور و فکر کا مواد رکھ دیا جائے اور اسے ایسے معیارات سے متعارف کرایا جائے جن میں وہ اپنی آراء کو بطورِ خود پرکھ کر دیکھ لے کہ ان میں کتنا وزن ہے اور کیا کمزوری ہے۔ یہ جیسی ممکن ہے کہ مخاطب میں اپنی دعوت کے خلاف نفرت یا مزاحمت کے جذبات نہ پیدا ہونے دیے جائیں۔ جب کوئی شخص اپنی بات کو بزدل اور بھکار کہہ کر اور دوسرے کے خیالات کی تحقیر کر کے اپنا نقطہ نظر ٹھونسنا چاہتا ہے تو مخاطب اگر بظاہر خاموش بھی ہو جائے تو بھی اس کے دل کے دروازے نہیں کھلتے۔

تو مطلوبِ جدالِ مطلق نہیں، جدالِ احسن ہے!

(باقی)

ضروری تصحیح

ترجمہ قرآن مجید مع مختصر حاشی میں حسب ذیل غلطی کی اصلاح کر لیا جائے۔

صفحہ ۱۲۱۰ سطر ۹ فَاِخْتَلَفَ کے بجائے فَاِخْتَلَفَ لکھا جائے۔